حافظ زبیر علی زئی

التأسيس في مسئلة التدليس

رسالہ ''التأسيس في مسئلة التدليس'' اپنی اہمیت کے پیش نظر اس سے قبل ماہنامہ ''محدث'' لاہور اور ''الصدیق'' کراچی وغیرہ میں چھپ چکا ہے۔ مسئلۂ تدلیس چونکہ خالص علمی اور تحقیقی موضوع ہے لہٰذا یہ طلباء وعلماء کی دلچسپی اور علمی فوائد کے حصول کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگا (ان شاء اللہ) البتہ عوام سمجھنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اب اسی رسالے کو ترمیم واضافے کے ساتھ ماہنامہ ''الحدیث'' میں شائع کیا جارہا ہے۔ [حافظ ندیم ظہیر]

الحمد لله رب العالمين والصلٰوة والسلام علٰى رسوله الأمين ، أما بعد :

تدلیس کی تعریف

نور اور ظلمت کے اختلاط کو عربی لغت میں ''الدلس'' کہتے ہیں۔ (دیکھئے نخبۃ الفکر ص ۷۱)

اور اس سے **دلّس** کا لفظ نکلا ہے جس کا مطلب ہے:

''**كتم عيب السلعة عن المشتري**'' اس نے اپنے مال کا عیب گاہک سے چھپایا۔

(المعجم الوسیط ج ۱ ص ۲۹۴ وعام کتبِ لغت)

اسی سے ''تدلیس'' کا لفظ مشتق ہے جس کا معنٰی ہے ''اپنے سامان کے عیب کو گاہک سے چھپانا'' دیکھئے القاموس المحیط (ص ۷۰۳) المختار من صحاح اللغۃ للجوہری (ص ۱۶۴) اور لسان العرب (ج ۶ ص ۸۶)

تدلیس فی المتن کو ''توریہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ حالتِ اضطرار میں عزت وجان وغیرہ بچانے کے لئے ''توریہ'' جائز ہے مثلاً سلیمان بن مہران الاعمش فرماتے ہیں:

''**رأيت عبد الرحمٰن بن أبي ليلٰى وقد أوقفه الحجاج وقال له : اِلعن الكذابين عليّ بن أبي طالب وعبد الله بن الزبير و المختار بن أبي عبيد،**

قال: فقال عبد الرحمٰن: لعن اللهُ الكذابين، ثم ابتدأ فقال: عليٌّ بن أبي طالب و عبدُ الله بن الزبير والمختارُ بن أبي عبيد، قال الأعمش: فعلمتُ أنه حين ابتدأ فرفعهم لم يعنهم. ''

میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا۔ آپ کو حجاج (بن یوسف) نے کھڑا کر کے کہا: جھوٹوں پر لعنت کرو، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن الزبیر اور مختار بن ابی عبید (پر) تو عبدالرحمٰن نے کہا: جھوٹوں پر اللہ لعنت کرے، پھر انھوں نے ابتدا کی: (اور) علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن زبیر اور مختار بن ابی عبید، اعمش کہتے ہیں کہ انھوں (عبدالرحمٰن) نے جب (علی رضی اللہ عنہ) وغیرہ کے ناموں سے ابتدا کی تو انھیں (منصوب کے بجائے) مرفوع بیان کیا تو میں جان گیا کہ ان (عبدالرحمٰن) کی مراد یہ اشخاص نہیں تھے۔ (طبقات ابن سعد ج٦ ص١١٢، ١١٣ و إسنادہ صحیح)

تدلیس کی اصطلاحی تعریف

''تدليس في الإسناد'' کا مفہوم اہل حدیث کی اصطلاح میں درج ذیل ہے:

اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اس کا سماع، ملاقات اور معاصرت ثابت ہے) وہ روایت (عن یا قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ) بیان کرے جسے اس نے (اپنے استاد کے علاوہ) کسی دوسرے شخص سے سنا ہے۔ اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی، تو اسے تدلیس کہا جاتا ہے۔ دیکھئے علوم الحدیث لابن الصلاح (ص ٩٥) اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (ص ٥١) وعام کتبِ اُصولِ حدیث

تدلیس کی اقسام

تدلیس فی الاسناد کی سات اقسام زیادہ مشہور ہیں:

(**١**) **تدلیس الاسناد:** اس میں راوی اپنے استاد کو گراتا ہے مثلاً:

العباس بن محمد الدوری نے کہا:

" نا أبو عاصم عن سفيان عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس فى المرتدة ترتد قال:تستحيا......وقال أبو عاصم :نرى أن سفيان الثوري إنما دلّسه عن أبي حنيفة فكتبتهما جميعاً."

ہمیں ابوعاصم نے عن سفیان عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس کی (سند سے) ایک حدیث مرتدہ کے بارے میں بیان کی کہ وہ زندہ رکھی جائے گی......ابوعاصم نے کہا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سفیان ثوری نے اس حدیث میں ابوحنیفہ سے تدلیس کی ہے لہٰذا میں نے دونوں سندیں لکھ دی ہیں۔

(سنن دارقطنی ج ۳ ص ۲۰۱ ح ۳۴۲۳ إسنادہ صحیح إلی الدوری)

مصنف عبدالرزاق (ج ۱۰ ص ۱۷۷ ح ۱۸۷۳۱) سنن دارقطنی (ج ۳ ص ۲۰۱) وغیرہما میں '' الثوري عن عاصم عن أبي رزين عن ابن عباس '' کی سند کے ساتھ یہ روایت مطولاً موجود ہے۔

ابوعاصم کہتے ہیں:" بلغني أن سفيان سمعه من أبي حنيفة أو بلغه عن أبي حنيفة "

مجھے پتا چلا ہے کہ اسے سفیان نے ابوحنیفہ سے سنا ہے یا انھیں یہ (روایت) ابوحنیفہ سے پہنچی ہے۔ (کتاب المعرفۃ والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج ۳ ص ۱۴ وسندہ صحیح)

ابوعاصم کے قول کی تصدیق امام سفیان ثوری کے دوسرے شاگرد عبدالرحمٰن بن مہدی کے قول سے بھی ہوتی ہے، انھوں نے فرمایا:

" سألت سفيان عن حديث عاصم فى المرتدة؟ فقال:أما من ثقة فلا "

میں نے سفیان سے عاصم کی مرتدہ کے بارے میں حدیث کا سوال کیا (کہ کس سے سنی ہے) تو انھوں نے کہا: یہ روایت ثقہ سے نہیں ہے۔

اس سند کے ایک راوی امام ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں:

" وكان أبو حنيفة يروي حديث المرتدة عن عاصم الأحول "

مرتدہ والی حدیث کو (امام) ابوحنیفہ عاصم الاحول (!) سے بیان کرتے تھے۔

(الانتقاء لابن عبدالبر ص ۱۴۸، ۱۴۹ و إسنادہ صحیح)

یہ روایت مختلف طرق کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں بھی مروی ہے:

المعرفۃ والتاریخ للفارسی (ج ۳ ص ۱۴) الضعفاء للعقیلی (ج ۴ ص ۲۸۴) الکامل لابن عدی (ج ۷ ص ۲۴۷۲) السنن الکبریٰ للبیہقی (ج ۸ ص ۲۰۳) تاریخ بغداد للخطیب (ج ۱۳ ص ۴۴۶) معرفۃ العلل والرجال لعبداللہ بن احمد بن حنبل عن أبیہ (ج ۲ ص ۱۴۳)

اہل الحدیث اور فن حدیث کے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

''كان الثوري يعيب علٰى أبي حنيفة حديثاً كان يرويه ، ولم يروه غير أبي حنيفة، عن عاصم عن أبي رزين''

(سفیان) ثوری (امام) ابوحنیفہ پر ان کی بیان کردہ ایک حدیث (عن عاصم عن ابی رزین) کی وجہ سے نکتہ چینی کرتے تھے جسے ابوحنیفہ کے سوا کسی شخص نے بیان نہیں کیا۔ (سنن دارقطنی ج ۳ ص ۲۰۰ واسنادہ صحیح إلی یحیی بن معین)

تنبیہ: امام یحییٰ بن معین کی امام سفیان ثوری سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ کی عاصم سے یہ روایت سنن دارقطنی (ج ۳ ص ۲۰۱) کامل ابن عدی (ج ۷ ص ۲۴۷۲) سنن بیہقی (ج ۸ ص ۲۰۳) وغیرہ میں موجود ہے اور اس کی طرف امام شافعی نے بھی کتاب الام (ج ۶ ص ۱۶۷) میں اشارہ کیا ہے۔

مختصر یہ کہ اس روایت میں سفیان ثوری کا تدلیس کرنا بالکل صحیح ثابت ہے۔ اسے اور اس جیسی تمام مثالوں کو تدلیس الاسناد کہا جاتا ہے۔

(۲) تدلیس القطع: اس میں صیغہ کو حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً راوی کہتا ہے:

''الزهري ...''

تنبیہ: الکفایۃ للخطیب (ص ۳۵۹) والی روایت ابراہیم بن محمد المروزی السکری المسکوتی کے حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۳) تدلیس العطف: اس میں راوی دو یا زیادہ استادوں سے روایت بیان کرتا ہے اور

سنا صرف ایک سے ہوتا ہے۔ مثلاً:

ہشیم بن بشیر سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا:

'' حدثنا حصين و مغيرة ...''

جب آپ حدیث بیان کرنے سے فارغ ہوئے تو کہا: ''**هل دلّست لكم اليوم ؟**''
کیا میں نے آج آپ (کی روایت) کے لیے کوئی تدلیس کی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، تو ہشیم نے کہا: میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں مغیرہ سے ایک حرف بھی نہیں سنا ہے۔

(دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۱۰۵، یہ بغیر سند کے ہے۔)

تنبیہ: اس روایت کی سند معلوم نہ ہو سکی لہذا یہ سارا قصہ ہی ثابت نہیں ہے۔ اس کے باوجود حافظ ابن حجر وغیرہ نے اسے بطورِ استدلال ذکر کیا ہے۔ (النکت علی ابن الصلاح ج ۲ ص ۶۱۷)!

(**۴**) **تدلیس السکوت**: اس میں راوی ''حد ثنا'' وغیرہ الفاظ کہہ کر سکوت کرتا ہے اور دل میں اپنے شیخ کا نام لیتا ہے پھر آگے روایت بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔

تنبیہ: ایسا فعل عمر بن عبید الطنافسی سے مروی ہے لیکن بلحاظِ سند ثابت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر اسے النکت میں تدلیس القطع کہتے ہیں۔ (النکت ج ۲ ص ۶۱۷)

(**۵**) **تدلیس التسویہ**: اس میں راوی اپنے شیخ سے اوپر کے کسی ضعیف وغیرہ راوی کو گرا دیتا ہے۔

(**٦**) **تدلیس الشیوخ**: اس میں راوی اپنے شیخ کا وہ نام، لقب یا کنیت ذکر کرتا ہے جس سے عام لوگ ناواقف ہوتے ہیں مثلاً بقیہ بن الولید نے کہا:

'' حدثني أبو وهب الأسدي ''

(الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۴، علل الحدیث لابن ابی حاتم ج ۲ ص ۱۵۴ ح ۱۹۵۷، وسندہ صحیح)

ابو وہب الاسدی سے مراد عبید اللہ بن عمرو ہے۔

(**۷**) **تدلیس القوم**: اس میں راوی ایسا واقعہ بطورِ سماع بیان کرتا ہے جس واقعہ میں اس کی شمولیت قطعاً ناممکن ہے۔ مثلاً مروی ہے کہ الحسن البصری نے کہا:

" خطبنا ابن عباس با لبصرة " ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں خطبہ دیا۔
(السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۶۸/۴)

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہماری قوم یا شہر کے لوگوں کو بصرہ میں خطبہ دیا تھا۔

تنبیہ: یہ روایت حسن بصری سے ثابت نہیں ہے۔ اس میں حمید الطّویل مدلس ہے اور روایت عن سے ہے۔ نیز دیکھئے المراسیل لابن ابی حاتم (ص ۳۳، ۳۴) والعلل الکبیر للترمذی (۳۲۶/۱)

یہی روایت سنن الدارقطنی میں ''خطب ابن عباس الناس'' کے الفاظ سے مروی ہے۔
(۱۵۲/۲ ح ۲۱۱۲ وسندہ ضعیف)

کتبِ تدلیس اور فنِ تدلیس

تدلیس اور فن تدلیس کا ذکر تمام کتب اصول حدیث میں ہے۔ بہت سے علماء نے اس فن میں متعدد کتابیں، رسالے اور منظوم قصائد تصنیف کئے ہیں مثلاً:

① حسین بن علی الکرابیسی کی کتاب ''اسماء المدلسین'' (یہ کتاب مفقود ہے۔)

② امام نسائی (ذکر المدلسین، ابو عبدالرحمٰن السلمی [کذاب] عن الدارقطنی عن ابی بکر الحداد عن النسائی کی سند سے مطبوع ہے۔)

③ ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین مطبوع ہے)

④ حافظ الذہبی کا ارجوزۃ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۳۱۸/۵)

⑤ ابو محمد المقدسی کا قصیدہ (شیخ عاصم القریوتی کی تحقیق سے مطبوع ہے۔)

⑥ حافظ العلائی کی کتاب جامع التحصیل فی احکام المراسیل (ص ۹۷ تا ۱۲۴)

⑦ حافظ ابن حجر کی طبقات المدلسین

(راقم الحروف نے الفتح المبین کے نام سے اس کی تحقیق لکھی ہے۔)

⑧ حافظ سیوطی کی اسماء المدلسین (مخطوط بخط شیخنا ابی الفضل فیض الرحمٰن الثوری رحمہ اللہ)

⑨ السبط ابن العجمی کی التبیین لاسماء المدلسین (مطبوع)

⑩ معاصر شیخ حماد بن محمد الانصاری رحمہ اللہ کا رسالہ

''اتحاف ذوی الرسوخ بمن رمي با لتدلیس من الشیوخ''

مسئلۂ تدلیس اور فرقۂ مسعودیہ

مگر افسوس کہ محدثین (كثر الله أمثالهم) کی یہ تمام کوششیں ''رائیگاں'' گئیں۔!

کراچی میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جس کا نام ''مسعود احمد بی ایس سی'' ہے۔ یہ شخص ۱۳۹۵ھ میں اپنی بنائی ہوئی ''جماعت المسلمین'' کا امیر ہے۔اس کا عقیدہ ہے کہ ''محدثین تو گزر گئے، اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔''

(الجماعۃ القدیمہ بجواب الفرقۃ الجدیدہ ص۲۹)

اس پر تعاقب کرتے ہوئے ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب لکھتے ہیں:

''گویا موصوف (مسعود صاحب) کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، اسی طرح محدثین کا سلسلہ بھی کسی خاص محدث پر ختم ہو چکا ہے اور اب قیامت تک کوئی محدث پیدا نہیں ہوگا، اور اب جو بھی آئے گا وہ صرف ناقل ہی ہوگا، جس طرح یار لوگوں نے اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا۔ کسی نے بارہ کے بعد ائمہ کا سلسلہ ختم کر دیا۔ موصوف کا خیال ہوگا کہ اسی طرح محدثین کی آمد کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے لیکن اس سلسلہ میں انھوں نے کسی دلیل کا ذکر نہیں کیا۔ ''اقوال الرجال'' تو ویسے ہی موصوف کی نگاہ میں قابلِ التفات نہیں ہیں۔ البتہ اپنے ہی قول کو انھوں نے اس سلسلہ میں حجت مانا ہے۔ حالانکہ جو لوگ بھی فن حدیث کے ساتھ شغف رکھتے ہیں ان کا شمار محدثین ہی کے زمرے میں ہوتا ہے۔'' (الجماعۃ الجدیدۃ بجواب الجماعۃ القدیمہ ص۵۵)

اس شخص نے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ، تفسیر اور تاریخ وغیرہ میں عام مسلمین سے علیحدہ

ہونے کی کوشش کی ہے۔اس کے بعد''اصولِ حدیث'' پر بھی ایک رسالہ چھاپ دیا ہے تا کہ فرقۂ مسعودیہ (عرف جماعت المسلمین رجسٹرڈ) کا لٹریچر ہر لحاظ سے مسلمانوں سے الگ رہے۔اس رسالے کے ص ۱۳ پر ''تدلیس'' کی بحث چھیڑی ہے اور مدلس راوی کو اپنی ''جماعت المسلمین'' سے خارج کر دیا ہے۔یہاں پر یہ بات قابلِ غور ہے کہ کتب رِجال وطبقات المدلسین میں جتنے مدلس راویوں کا ذکر ہے وہ مسعود صاحب کی (۱۳۹۵ھ میں) بنائی ہوئی ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'' سے صدیوں پہلے اس فانی دنیا کو خیر باد کہہ چکے ہیں لہٰذا وہ اب مسعود صاحب کے رجسٹروں میں خروج یا دخول کے محتاج نہیں ہیں۔

مسعود صاحب لکھتے ہیں:

''مدلس راوی نے خواہ وہ امام ہو یا محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو اپنے استاد کا نام چھپا کر اتنا بڑا جرم کیا ہے کہ الامان الحفیظ ...اُس نام نہاد امام یا محدث کو دھوکے باز کذاب کہا جائے گا۔علماء اب تک اس راوی کی وجہ سے جس کا نام چھپا دیا گیا مدلس کی روایت کو ضعیف سمجھتے رہے لیکن اس دھوکے باز کذاب کو امام یا محدث ہی کہتے رہے۔انھوں نے کبھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں یا ان سے کیا کہلوایا جا رہا ہے۔افسوس تقلید نے انھیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا''

(اصول حدیث ص ۱۳، ۱۴)

یعنی مدلس راویوں کی معنعن روایات کو صرف ضعیف سمجھنے والے اور مصرح بالسماع روایات کو صحیح سمجھنے والے تمام امام مقلد تھے مثلاً یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور ابو حاتم رازی وغیرہم۔

مسعود صاحب لکھتے ہیں: ''تلاشِ حق میں اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ تقلید شرک ہے''

(التحقیق فی جواب التقلید ص ۴، ۵ ط ۱۴۰۶ھ)

اور اسی کتاب میں مقلد پر (فاران ص ۱۱ کے) الفاظ فٹ کرتے ہیں:

''وہ یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے'' (التحقیق ص ۲۳)

لہٰذا اس ''مسعودی اصول '' سے ثابت ہوا کہ یہ تمام محدثین مشرک تھے ۔(معاذاللہ)
مسعود صاحب مدلسین کو مشرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''علماء پر تعجب ہے کہ ایسے دھوکے باز مشرک کو امام مانتے ہیں ...ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہوا ہے'' (اصولِ حدیث ص۱۴)

امیر ''جماعت المسلمین رجسٹرڈ'' صاحب مزید فرماتے ہیں:

''مندرجہ بالا مباحث سے ثابت ہوا کہ فنِ تدلیس بے حقیقت فن ہے .. لہٰذا تدلیس کا فن کچھ نہیں بالکل بے حقیقت ہے'' (ص۱۵،۱۶)

اس رسالے کے ص۱۶'۱۷ پر ''امام حسن بصری ،امام الولید بن مسلم ،امام سلیمان الاعمش ،امام سفیان ثوری ،امام سفیان بن عیینہ، امام قتادہ ،امام محمد بن اسحاق بن یسار اور امام عبدالملک بن جریج وغیرہم کا ذکر کر کے مسعود صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام مدلّس نہیں'' (ص۱۷)

اور فرماتے ہیں:

''کسی مدلّس کے متعلق یہ کہنا کہ اگر وہ حَدَّثَنَا کہہ کر حدیث روایت کرے تو اس کی بیان کردہ حدیث صحیح ہوگی ۔ یہ اصول صحیح نہیں اس لئے کہ مدلّس راوی کذّاب ہوتا ہے لہٰذا وہ عَنْ سے روایت کرے یا حَدَّثَنَا سے روایت کرے وہ کذّاب ہی رہے گا۔ اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع ہوگی ۔یعنی مدلس راوی کا نہ عنعنہ صحیح ہے اور نہ تحدیث'' (اصولِ حدیث ص۱۸)

مسعود احمد بی ایس سی کے اس قول کہ ''ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام مدلّس نہیں'' کا مختصر رد پیشِ خدمت ہے:

بعض مدلسین کا تذکرہ

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''روى همام عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد رضي الله عنه ....
ولم يذكر قتادة سماعًا من أبي نضرة في هٰذا''

ہمام نے قتادہ عن ابی نضرہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان کی......اور قتادہ نے ابونضرہ سے اس روایت میں اپنے سماع کا تذکرہ نہیں کیا۔

(جزء القراءت ص۳۰ ح ۷۰ باب ھل یقرأ باکثر من فاتحۃ الکتاب خلف الامام)

امیر المومنین اپنی الجامع الصحیح میں قتادہ کی مصرح بالسماع یا ''شعبة عن قتادة'' والی روایات کو لاتے ہیں۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۱۱)

ان کی اس عادت کی طرف حافظ ابن حجر نے کئی مقامات پر اشارہ کیا ہے، مثلاً دیکھئے فتح الباری (ج ا ص ۱۰۴، ۱۰۵ ح ۴۴ باب زیادۃ الایمان ونقصانہ)

قتادہ کی تصریحِ سماع کی ضرورت کیوں ہے؟

قتادہ بن دعامہ البصری

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے مرکزی راوی اور ثقہ امام تھے۔

حافظ ابن حبان انھیں اپنی کتاب الثقات میں ذکر کر کے لکھتے ہیں:

''وكان مدلساً'' اور آپ مدلس تھے۔ (ج ۵ ص ۳۲۲)

حاکم نے کہا: ''قتادة على علو قدره يدلس'' (المستدرک ج ا ص ۲۳۳)

ذہبی نے کہا: ''حافظ ثقة ثبت لكنه مدلس'' (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۸۵ نیز دیکھئے السیر ۵/۲۷۱)

دارقطنی نے بھی قتادہ کو مدلس قرار دیا ہے۔ (دیکھئے الالزامات والتتبع ص ۲۶۳)

ان کے علاوہ درج ذیل علماء نے بھی قتادہ کو مدلس قرار دیا ہے:

حافظ ابن حجر (طبقات المدلسین ۳/۹۲) علامہ الحلبی (التبیین: ۴۶) ابو محمود المقدسی (القصیدہ: ۲) حافظ العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۸) الخزرجی (الخلاصہ للخزرجی ص ۳۱۵) ابن الصلاح الشہر زوری (مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح ص ۹۹ نوع ۱۲) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۴۹)

السیوطی (اسماء من عرف بالتدلیس:۴۳) خطیب بغدادی (الکفایہ ص ۳۶۳) حاکم (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۳) ماردینی (الجوہر النقی ۲/۴۹۸، ۷/۱۲۶) العینی (عمدۃ القاری ۱/۲۶۱) نووی (شرح صحیح مسلم ۱/۲۰۹، ۲/۱۷۲) اورابن عبدالبر (التمہید ۳/۳۰۷) رحمهم الله

اس سلسلے میں حافظ ابن حزم نے جمہور کے خلاف جو کچھ لکھا ہے (الاحکام ج ۲ ص ۱۴۱، ۱۴۲، توجیہ النظر للجزائری ص ۲۵۱) وہ مردود ہے۔ حافظ ابن حزم کا اپنا یہ مسلک ہے کہ ثقہ مدلس کی عَــنْ والی روایت کو رد اور تصریح سماع والی روایت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ آگے ابوالزبیر کے تذکرہ میں آ رہا ہے۔

یحییٰ بن کثیر العنبر ی کہتے ہیں:

'' ناشعبة عن قتادة عن سعيد بن جبير عن ابن عمر أن النبي ﷺ نهىٰ عن نبيذالجر ،قال شعبة:فقلت لقتادة :ممن سمعته؟ قال : حدثنيه أيوب السختياني ،قال شعبة:فأتيت أيوب فسألته فقال: حدثنيه أبوبشر،قال شعبة :فأتيت أبا بشر فسألته فقال أنا سمعت سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي ﷺ أنه نهىٰ عن نبيذالجر''

ہمیں شعبہ نے قتادہ سے عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز ٹھلیا کی نبیذ سے منع کیا ہے۔ شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے پوچھا: آپ نے اسے کس سے سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایوب سختیانی نے بتایا ہے، شعبہ نے کہا: پس میں ایوب کے پاس آیا اور پوچھا تو انھوں نے کہا: مجھے ابوبشر نے بتایا ہے، شعبہ نے کہا: میں ابوبشر کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا ہے، وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے سبز ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۱۶۹ واسنادہ صحیح)

اس حکایت سے صاف معلوم ہوا کہ قتادہ مدلس تھے، انھوں نے سند سے دو راوی گرائے ہیں۔

شعبہ فرماتے ہیں: '' كنت أ تفقدفم قتادة فإذا قال :سمعت و حدثنا

تحفظته فإذا قال :حدث فلان تركته"

میں قتادہ کے منہ کو دیکھتا رہتا جب آپ کہتے کہ میں نے سنا ہے یا فلاں نے ہمیں حدیث بیان کی تو میں اسے یاد کر لیتا اور جب کہتے فلاں نے حدیث بیان کی تو میں اسے چھوڑ دیتا تھا۔ (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص۱۶۹ واسنادہ صحیح)

یہ قول درج ذیل کتابوں میں بھی باسند موجود ہے:

صحیح ابی عوانہ (ج ۲ ص ۳۸) کتاب العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد (ج ۲ ص ۲۲۸ ت ۱۶۴۶) المحدث الفاصل بین الراوی والواعی (ص۵۲۲، ۵۲۳) التمہید لابن عبدالبر (ج ۱ ص ۳۵) الکفایۃ للخطیب (ص۳۶۳) تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین (ص۱۹۲ ت ۷۰۳) بیہقی (معرفۃ السنن والآثار ج ۱ ص ۷ قلمی ومطبوع)

قتادہ کے شاگرد امام شعبہ بن الحجاج نے کہا:

" كفيتكم تدليس ثلاثة :الأعمش وأبي إسحاق وقتادة "

میں آپ کے لئے تین (اشخاص) کی تدلیس کے لئے کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادہ۔ (مسألۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی ص ۴۷ وسندہ صحیح)

اس جیسی بے شمار مثالوں کی بنیاد پر محدثین نے امام قتادہ کو مدلس قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:"ورجاله رجال الصحيح إلا أن قتادة مدلس "

اس کے راوی صحیحین کے راوی ہیں سوائے قتادہ کے، وہ مدلس ہیں۔

(فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۰۹)

حافظ سیوطی گواہی دیتے ہیں کہ " قتادة مشهور بالتدليس "(اسماء المدلسین ص ۱۰۲)

قتادہ کو درج ذیل علماء نے مدلس قرار دیا ہے:

(۱) شعبہ (مسألۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی ص ۴۷ وسندہ صحیح)

(۲) ابن حبان (الثقات ۳۲۲/۵)

(۳) حاکم (المستدرک ۲۳۳/۱)

(۴) ذہبی (میزان الاعتدال ۳۸۵/۳)
(۵) دارقطنی (الالزامات والتتبع ص ۲۶۳)
(۶) حافظ ابن حجر (طبقات المدلسین: ۳/۹۲)
(۷) العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۸)
(۸) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۴۹)
(۹) الحلبی (التبیین لاسماء المدلسین: ۴۶)
(۱۰) السیوطی (اسماء من عرف بالتدلیس: ۵۵)
(۱۱) ابومحمود المقدسی (فی قصیدتہ)
(۱۲) الخطیب البغدادی (الکفایۃ ص ۳۶۳) وغیرہم۔

حمید الطّویل

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

امام شعبہ فرماتے ہیں: ''**لم یسمع حمید من أ نس إلا أربعة وعشرین حدیثاً والباقي سمعها (من ثابت) أو ثبته فیها ثابت** ''

حمید نے انس (رضی اللہ عنہ) سے صرف چوبیس احادیث سنی ہیں اور باقی ثابت سے سنی ہیں یا ثابت نے انھیں یاد کرائی ہیں۔

(تاریخ یحییٰ بن معین روایۃ الدوری ج ۲ ص ۱۳۵ ت ۴۵۸۲ واسنادہ صحیح)

امام بخاری فرماتے ہیں: ''**وکان حمید الطویل یدلس**'' (العلل الکبیر للترمذی ۱/ ۳۷۶)

ابن عدی نے الکامل میں ان کے مدلس ہونے کی صراحت کی ہے۔ (ج ۲ ص ۶۸۴)

ابن سعد نے کہا: '' **ثقة کثیر الحدیث إلا أنه ربما دلس عن أنس بن مالك** ''

آپ ثقہ کثیر الحدیث تھے مگر یہ کہ آپ کبھی کبھار انس بن مالک سے تدلیس کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۷ ص ۲۵۲)

حافظ ابن حبان نے لکھا ہے:''**وکان یدلس ، سمع من أنس بن مالك ثمانیة عشر حدیثاً وسمع الباقي من ثابت فدلس عنه**''
آپ تدلیس کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ سے اٹھارہ احادیث سنیں اور باقی تمام روایات ثابت سے سنیں پھر آپ نے یہ روایات ثابت سے تدلیس کرتے ہوئے بیان کیں۔ (الثقات ج۴ص۱۴۸)

حافظ ذہبی نے کہا: ''**ثقة جلیل، یدلس**'' (میزان الاعتدال ج۱ص۶۱۰)

حافظ ابن حجر فیصلہ کرتے ہیں کہ ''**ثقة مدلس**'' (تقریب التہذیب ص۸۴)

اور لکھتے ہیں:'' **صاحب أنس ، مشهور کثیر التدلیس عنه ، حتی قیل : أن معظم حدیثه عنه بواسطة ثابت وقتادة** ''
(سیدنا) انس رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد ہیں آپ ان سے بہت زیادہ تدلیس کرتے تھے حتیٰ کہ یہ کہا گیا ہے کہ آپ کی اکثر روایات ان سے ثابت اور قتادہ کے واسطہ سے ہیں۔ (تعریف اہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ص۱۸۶ المعروف بطبقات المدلسین)
تنبیہ: قتادہ رحمہ اللہ بھی مشہور مدلس تھے جیسا کہ سابقہ صفحات پر گزر چکا ہے۔

سفیان الثوری

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے مرکزی راوی اور زبردست ثقہ امام ہیں، آپ کا مدلس ہونا بہت زیادہ مشہور ہے حتیٰ کہ آپ کے شاگرد بھی آپ کی اس عادت سے واقف تھے۔ مثلاً: **ابوعاصم کما تقدم**

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:'' **قال یحیی بن سعید :ما کتبت عن سفیان شیئاً إلا ما قال :حدثني أو حدثنا إلا حدیثین ...** ''
یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے سفیان سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں وہ ''**حدثني**'' اور ''**حدثنا**'' کہتے ہیں سوائے دو حدیثوں کے (اور ان دو کو یحییٰ نے بیان کر دیا۔)

(کتاب العلل ومعرفۃ الرجال ج ۱ ص ۲۰۷ ت ۱۱۳۰، وسندہ صحیح)

امام علی بن عبداللہ المدینی گواہی دیتے ہیں: ''**والناس یحتاجون في حدیث سفیان إلٰی یحیی القطان لحال الإخبار یعني عليّ أن سفیان کان یدلس وأن یحیی القطان کان یو قفه علٰی ما سمع ممالم یسمع**''

لوگ سفیان کی حدیث میں یحییٰ القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ مصرح بالسماع روایات بیان کرتے تھے۔علی بن المدینی کا خیال ہے کہ سفیان تدلیس کرتے تھے یحییٰ القطان ان کی معنعن اور مصرح بالسماع روایتیں ہی بیان کرتے تھے۔

(الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۲ واسنادہ صحیح)

اس جیسی متعدد مثالوں کی وجہ سے ائمۂ حدیث نے امام سفیان بن سعید الثوری کو مدلس قرار دیا ہے مثلاً:

(۱) یحییٰ بن سعید القطان (دیکھئے الکفایۃ ص ۳۶۲ وسندہ صحیح)

(۲) البخاری (العلل الکبیر للترمذی ج ۲ ص ۹۶۶، التمہید لابن عبدالبر ج ۱ ص ۱۸)

(۳) یحییٰ بن معین (الکفایۃ ص ۳۶۱ وسندہ صحیح، الجرح والتعدیل ۴/ ۲۲۵ وسندہ صحیح)

(۴) ابومحمود المقدسی (قصیدۃ فی المدلسین ص ۴۷ الشعر الثانی)

(۵) السبط ابن الحلبی (التبیین لاسماء المدلسین ص ۹ رقم: ۲۵)

(۶) ابن الترکمانی الحنفی (الجوہر النقی ج ۸ ص ۲۶۲)

(۷) الذہبی (میزان الاعتدال ۲/ ۱۶۹)

(۸) صلاح الدین العلائی (جامع التحصیل ص ۹۹، ۱۰۶)

(۹) ابن حجر (تقریب التہذیب: ۲۴۴۵ وطبقات المدلسین: ۲/ ۵۱)

(۱۰) ابن رجب (شرح علل الترمذی ج ۱ ص ۳۵۸)

(۱۱) السیوطی (اسماء المدلسین: ۱۸)

(۱۲) ابوعاصم النبیل الضحاک بن مخلد (سنن الدارقطنی ۳/ ۲۰۱ وسندہ صحیح)

(۱۳) النووی (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳)

(۱۴) حافظ ابن حبان (کتاب المجروحین ج ۱ ص ۹۲، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۸۵)

(۱۵) یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفۃ والتاریخ ج ۲ ص ۶۳۳، ۶۳۷)

(۱۶) ابوحاتم الرازی (علل الحدیث ج ۲ ص ۲۵۴ ح ۲۲۵۵)

(۱۷) الحاکم (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۷)

(۱۸) علی بن المدینی (الکفایۃ ص ۳۶۲ وسندہ صحیح)

(۱۹) ہشیم بن بشیر الواسطی (الکامل لابن عدی ۲۵۹۶/۷ وسندہ صحیح)

(۲۰) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۲۰)

(۲۱) قسطلانی (ارشاد الساری ۲۸۶/۱)

(۲۲) عینی (عمدۃ القاری ۱۱۲/۳)

(۲۳) کرمانی (شرح صحیح البخاری ۶۲/۳ ح ۲۱۳)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: ''وکان یدلس في روایته ، وربما دلس عن الضعفاء''
آپ اپنی روایت میں تدلیس کرتے تھے اور بسا اوقات ضعیف راویوں سے بھی تدلیس کر جاتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۲۴۲، نیز دیکھئے میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۹ والسیر ج ۷ ص ۲۷۴)

حافظ العلائی لکھتے ہیں: ''من یدلس عن أقوام مجھولین لایدری من ھم کسفیان الثوري ...'' إلخ
مثلاً وہ لوگ جو ایسے مجہول لوگوں سے تدلیس کریں جن کا کوئی اتا پتا نہ ہو، جیسے سفیان ثوری (کی تدلیس) ......الخ (جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص ۹۹)

حافظ ابن حبان البستی فرماتے ہیں:

''وأما المدلسون الذین ھم ثقات و عدول ، فإنا لا نحتج بأخبارھم إلا ما بینوا السماع فیما رووا مثل الثوري والأعمش وأبي إسحاق وأضرابھم من الأئمة المتقنین ...''

وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابو اسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے۔۔۔الخ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ا ص ۹۰)

بلکہ مزید فرماتے ہیں:

الثقات المدلسون الذين كانوا يدلسون فی الأخبار مثل قتادة ويحيى ابن أبي كثير و الأعمش و أبو إسحاق وابن جريج وابن إسحاق والثوري وهشيم ... فربمادلسوا عن الشيخ بعد سماعهم عنه عن أقوام ضعفاء لايجوز الإحتجاج بأخبارهم ، فما لم يقل المدلس وإن كان ثقة :حدثني أوسمعت، فلا يجوز الإحتجاج بخبره ''

وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش ، ابواسحاق ، ابن جریج ، ابن اسحاق ، ثوری اور ہشیم ،بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایت بطور تدلیس بیان کردیتے جنھیں انھوں نے ضعیف ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔تو جب تک مدلس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہے ''حدثني'' یا ''سمعت''اس نے مجھے حدیث بیان کی یا میں نے سنا تو اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ (المجروحین ج ا ص ۹۲)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوری کا مدلس ہونا ثابت شدہ حقیقت ہے۔نیز دیکھئے الکامل لابن عدی (ج ا ص ۲۲۴ ترجمہ ابراہیم بن ابی یحییٰ الاسلمی)التمہید (ج ا ص ۱۸)

سلیمان الاعمش

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے مرکزی راوی اور بالاتفاق ثقہ محدث ہیں۔

الاعمش ''عن أبي صالح عن أبي هريرة ''کی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

''الإمام ضامن والمؤذ ن مؤتمن '' إلخ امام ضامن اور مؤذن امین ہے۔

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں اسی سند کے ساتھ موجود ہے:

سنن الترمذی (ح ۲۰۷) الام للشافعی (ج ۱ص ۱۵۹) شرح السنۃ للبغوی (ج ۲ص ۲۷۹) مسند احمد (ج ۲ ص ۴۲۴، ۴۶۱، ۴۷۲، ۴۸۴) مصنف عبد الرزاق (ح ۱۸۳۸) مسند طیالسی (ح ۲۴۰۴) اخبار اصبہان لابی نعیم (ج ۲ص ۲۳۲) صحیح ابن خزیمہ (ج ۳ص ۱۵) مسند الحمیدی (نسخۂ ظاہریہ بتحقیقی ص ۶۹۲ ح ۱۰۰۵) مشکل الآثار للطحاوی (ج ۳ ص ۵۲، ۵۶) المعجم الصغیر للطبرانی (ج ۱ص ۱۰۷ ج ۲ ص ۱۳) تاریخ بغداد للخطیب (ج ۳ص ۲۴۲، ج ۴ص ۳۸۷، ج ۱ص ۳۰۶) حلیۃ الاولیاء (ج ۸ص ۱۱۸) السنن الکبریٰ للبیہقی (ج ۱ص ۴۳۰) العلل المتناہیۃ لابن الجوزی (ج ۱ص ۴۳۶)

اس روایت کی کسی ایک صحیح سند میں بھی الاعمش کی ابوصالح سے تصریحِ سماع ثابت نہیں ہے۔

مروی ہے کہ سفیان ثوری فرماتے ہیں: '' لم یسمع الأعمش هٰذا الحدیث من أبي صالح '' اعمش نے یہ حدیث ابوصالح سے نہیں سنی۔

(تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ص ۲۳۶ ت ۲۴۳۰، وسندہ ضعیف، ابن معین لم یدرک سفیان الثوری)

ابن الجوزی لکھتے ہیں:

''هٰذا حدیث لایصح ، قال أحمد بن حنبل :لیس لهٰذا الحدیث أصل ، لیس یقول فیه أحد عن الأعمش أنه قال :ناأبو صالح والأعمش یحدث عن ضعاف...''

یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ احمد بن حنبل نے کہا: اس حدیث کی اصل نہیں ہے۔ اس میں کوئی (ثقہ غیر مدلس) اعمش سے یہ نہیں کہتا کہ '' حدثنا أبو صالح '' اور اعمش ضعیف راویوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔ (العلل المتناہیۃ ج ۱ص ۴۳۷)

یہاں بطور تنبیہ عرض ہے کہ مشکل الآثار للطحاوی کی ایک روایت میں ہے:

''هشیم عن الأعمش قال: ثنا أبو صالح... '' إلخ (ج ۳ص ۵۲)

لیکن یہ روایت ضعیف ہے:

ہشیم مدلس ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔
یہی روایت سنن ابی داود (ح ۵۱۷) مسند احمد (ج ۲ ص ۲۲۳) سنن بیہقی (ج ۱ ص ۴۳۰) اور التاریخ الکبیر للبخاری (ج ۱ ص ۷۸) میں ''**عن محمد بن فضیل عن الأعمش عن رجل عن أبي صالح**'' کی سند کے ساتھ موجود ہے۔

ابوداود کی ایک روایت میں ہے: ''**عن ابن نمیر عن الأعمش قال: نبئت عن أبي صالح ولا أری إلا قد سمعته منه...**''
اعمش سے روایت ہے کہ مجھے ابوصالح سے یہ خبر پہنچی ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ میں نے اسے ان سے خود سنا ہے۔ ! (ح ۵۱۸)

طحاوی (ج ۲ ص ۵۳) کی ایک روایت میں ہے:
''**عن شجاع بن الولید عن الأعمش قال: حدثت عن أبي هریرة**''
اعمش سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:
''**رواه أسباط بن محمد عن الأعمش قال: حدثت عن أبي صالح**'' إلخ
اسباط نے اعمش سے روایت کیا کہ مجھے یہ خبر ابوصالح سے پہنچی ہے۔ (ح ۲۰۷)

اس پر تفصیلی بحث راقم الحروف نے مسند الحمیدی کی تخریج میں کی ہے تاہم اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ اعمش نے ابوصالح سے یہ حدیث قطعاً نہیں سنی، یہ علیحدہ بات ہے کہ حدیث ''**الإمام ضامن**'' دوسری سندوں کی وجہ سے حسن ہے۔

امام یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں:
''**کتبت عن الأعمش أحادیث عن مجاهد کلها ملزقة لم یسمعها**''
میں نے اعمش سے ''**عن مجاهد**'' احادیث لکھیں، یہ تمام روایات مجاہد کی طرف منسوب ہیں، اعمش نے انھیں نہیں سنا۔ (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۲۴۱ واسنادہ صحیح)

امام یحییٰ القطان کے بیان کی تصدیق امام ابوحاتم رازی کے بیان سے بھی ہوتی ہے:

" أن الأعمش قليل السماع من مجاهد وعامة مايروي عن مجاهد مدلّس" اعمش کا مجاہد سے سماع بہت تھوڑا ہے اور آپ کی مجاہد سے عام مرویات تدلیس شدہ ہیں۔ (علل الحدیث ج۲ ص۲۱۰ ح۲۱۱۹)

ایک روایت "الثوري عن الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر" پیش کرنے کے بعد امام ابوحاتم الرازی فرماتے ہیں: "هذا حديث باطل ، يروون أن الأعمش أخذه من حكيم بن جبير عن إبراهيم عن أبيه عن أبي ذر"

یہ حدیث باطل ہے، ان (محدثین) کا خیال ہے کہ اسے اعمش نے حکیم بن جبیر "عن إبراهيم عن أبيه عن أبي ذر" سے لیا ہے۔ (علل الحدیث ج۲ ص۴۰۶ ح۲۷۴۴)

اس قسم کی ایک مثال معرفۃ علوم الحدیث للحاکم (ص ۱۰۵) میں بھی ہے مگر وہ سند اسماعیل بن محمد الشعرانی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

خطیب نے صحیح سند کے ساتھ (محمد بن عبداللہ) بن عمار (الموصلی) سے ایک روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابومعاویہ نے اعمش کو " هشام عن سعيد العلاف عن مجاهد " ایک روایت سنائی۔ جس کو سننے کے بعد اعمش نے "عن مجاهد" روایت کر دیا۔ اور بعد میں اعتراف کیا کہ میں نے اسے ابومعاویہ سے سنا ہے۔

(الکفایۃ ص۳۵۹ وسندہ صحیح)

ابوسعید عثمان بن سعید الدارمی کا خیال ہے کہ اعمش تدلیس التسویہ بھی کرتے تھے یعنی ضعیف (وغیرہ) راویوں کو سند کے درمیان سے گرا دیتے تھے۔ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی:۹۵۲)

حافظ ابن عبدالبر الاندلسی فرماتے ہیں:

"وقالوا : لا يقبل تدليس الأعمش ، لأنه إذا وقف أحال على غير مليئ يعنون على غير ثقة ، إذا سألته عمن هذا؟ قال : عن موسى بن طريف و عباية بن ربعي والحسن بن ذكوان "

اور انھوں (محدثین) نے کہا: اعمش کی تدلیس غیر مقبول ہے کیونکہ انھیں جب

(معنعن روایت میں) پوچھا جاتا تو غیر ثقہ کا حوالہ دیتے تھے۔آپ پوچھتے یہ روایت کس سے ہے؟ تو کہتے موسیٰ بن طریف سے، عبایہ بن ربعی سے اور حسن بن ذکوان سے۔(التمہید ج۱ص۳۰ شرح علل الترمذی لابن رجب ج۱ص۳۱۹ جامع التحصیل ص۸۰،۸۱،۱۰۱)

ان جیسے بے شمار دلائل کی وجہ سے درج ذیل ائمۂ مسلمین نے امام اعمش کو مدلس قرار دیا ہے:

(۱) شعبہ بن الحجاج (مسئلۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر ص۴۷ وسندہ صحیح)

(۲) دارقطنی (العلل الواردۃ فی الاحادیث النبویۃ ۱۰/۹۵ مسئلہ:۱۸۸۸)

(۳) ابوحاتم رازی (علل الحدیث ج۱ص۱۴ ح۹)

(۴) ابن خزیمہ (کتاب التوحید و اثبات صفات الرب ص۳۸)

(۵) الذہبی فرماتے ہیں: ''وھو یدلس وربما دلس عن ضعیف ولا یدری بہ''
(میزان الاعتدال ج۲ص۲۲۴)

(۶) العلائی (جامع التحصیل ص۱۰۱، ۱۰۲)

(۷) ابن حجر (تلخیص الحبیر ج۳ص۱۹)

(۸) السیوطی (اسماء المدلسین:۲۱)

(۹) ابن عبدالبر (التمہید ج۱۰ص۲۲۸)

(۱۰) یعقوب بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ ج۲ص۶۳۳)

(۱۱) ابن حبان (کتاب المجروحین ج۱ص۹۲)

(۱۲) برہان الدین ابن العجمی (التبیین لاسماء المدلسین ص۱۰ دوسرا نسخہ ص۳۱)

(۱۳) ابومحمود المقدسی (قصیدۃ فی المدلسین ص۳۳)

(۱۴) ابن الصلاح (علوم الحدیث ص۹۹)

(۱۵) ابن کثیر (اختصار علوم الحدیث ص۴۵)

(۱۶) العراقی (الفیۃ ج۱ص۱۷۹)

(۱۷) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین:۲۵)

(۱۸) نووی (شرح صحیح مسلم ۱؍۲۷ تحت ح ۱۰۹) وغیرہم

تاریخ یعقوب بن سفیان الفارسی میں روایت ہے:

عن الأعمش عن شقيق قال : كنا مع حذيفة جلوسًا...... إلخ

(ج ۲ ص ۷۷۱)

اس روایت میں صاحب سر النبی ﷺ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو منافق قرار دیا ہے۔ یہ کوئی غصے کی بات نہیں ہے۔ سیدنا حذیفہ کا منافقین کو پہچاننا عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے اور اس پہچان کی بنیاد حدیثِ رسول ہے لہٰذا اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو مرفوع حکماً ہوتی، مگر اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے یہ روایت مردود ہے۔

اسی طرح مستدرک الحاکم (ج ۴ ص ۱۳) میں ''**الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها......**'' **إلخ**

اس روایت میں ام المومنین مشہور صحابی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی تکذیب فرماتی ہیں۔ جو نا قابل تسلیم ہے لہٰذا حاکم اور ذہبی کا اسے صحیح قرار دینا غلط ہے جبکہ اعمش کے سماع کی تصریح بھی نہیں ہے۔ خود حافظ ذہبی ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''**إسناده ثقات لكن الأعمش مدلس** ''**إلخ**

اس کے راوی ثقہ ہیں مگر اعمش مدلس ہیں......الخ (سیر اعلام النبلاء ج ۱۱ ص ۳۶۲)

حافظ ابن حجر ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''**لأنه لايلزم من كون رجاله ثقات أن يكون صحيحاً ، لأن الأعمش مدلس ولم يذكر سماعه من عطاء ...**''

کیونکہ کسی سند کے راویوں کا ثقہ ہونا صحیح ہونے کو لازم نہیں ہے، چونکہ اعمش مدلس ہے اور اس نے عطاء سے اپنا سماع (اس حدیث میں) ذکر نہیں کیا ہے۔

(التلخیص الحبیر ج ۳ ص ۱۹، السلسلۃ الصحیحۃ للشیخ الالبانی ج ۱ ص ۱۶۵)

نیز دیکھئے التمہید (ج ۱ ص ۳۲، ۳۳)

محمد بن اسحاق بن یسار

آپ سنن وغیرہ کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(دیکھئے عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۷۰)

متعدد ائمۂ حدیث نے محمد بن اسحاق کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً:

(۱) احمد بن حنبل (سؤالات المروزی: ۱، جمع ابی عوانہ الاسفرائنی ص ۳۸ وسندہ صحیح، وتاریخ بغداد ۱/۲۳۰ وسندہ صحیح)

(۲) الذہبی (فی ارجوزتہ)

(۳) ابو محمود المقدسی (فی قصیدتہ)

(۴) ابن حجر (التقریب: ۵۷۲۵)

(۵) الہیثمی (مجمع الزوائد ۳/۲۶۲، ۶/۲۸۶)

(۶) السیوطی (اسماء من عرف بالتدلیس: ۴۴)

(۷) ابن العجمی (التبیین ص ۴۷)

(۸) ابن خزیمہ (ج ۱ ص ۷۱ ح ۱۳۷)

(۹) ابن حبان (المجروحین ۱/۹۲)

(۱۰) العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۹)

(۱۱) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۵۱) وغیرہم

میرے علم کے مطابق کسی نے بھی محمد بن اسحاق کی تدلیس کا انکار نہیں کیا، گویا اس کی تدلیس بالاجماع ثابت شدہ ہے۔

ابو اسحاق السبیعی

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے مرکزی راوی اور بالاتفاق ثقہ ہیں۔

مغیرہ (بن مقسم الضبی) کہتے ہیں: ''أهلك أهل الكوفة أبو إسحاق و أعيمشكم

هٰذا " کوفہ والوں کو ابواسحاق اور تمھارے اعمش نے ہلاک کر دیا ہے۔

(احوال الرجال للجوزجانی ص ۸۱ وسندہ صحیح)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: " **يعني للتدليس** " یعنی تدلیس کی وجہ سے۔

(تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۵۹، میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۲۴)

آپ کی تدلیس کا ذکر سابقہ صفحات پر بھی گزر چکا ہے۔

ابواسحاق نے ایک دفعہ "**عن أبي عبد الرحمٰن السلمي عن علي**" کی سند سے ایک حدیث بیان کی تو کہا گیا کہ کیا آپ نے یہ حدیث ابوعبدالرحمٰن سے سنی ہے؟ تو ابواسحاق نے کہا: " **ما أدري سمعته (منه) أم لا و لكن حدثنيه عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمٰن** " مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں نے ان سے سنی ہے یا نہیں، لیکن مجھے عطاء بن السائب نے یہ حدیث ابوعبدالرحمٰن سے سنائی ہے۔

(تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۱۶۷ واسنادہ صحیح، نیز دیکھئے تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۵۹ بحوالہ العلل لابن المدینی)

اس قسم کی متعدد مثالوں کی وجہ سے علمائے کرام نے ابواسحاق کو مدلس قرار دیا ہے مثلاً:

(۱) شعبہ (مسئلۃ التسمیہ ص ۴۷ وسندہ صحیح)

(۲) ابن حبان (کتاب المجروحین ۹۲/۱، صحیح ابن حبان ۶۱/۱)

(۳) ابن العجمی الحلبی (التبیین ص ۴۴)

(۴) ابومحمود المقدسی (فی قصیدتہ)

(۵) الحاکم (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۵)

(۶) الذہبی (فی ارجوزتہ)

(۷) العسقلانی (طبقات المدلسین: ۳/۹۱)

(۸) ابن خزیمہ (ج ۲ ص ۱۵۲ ح ۱۰۹۶)

(۹) العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۸)

(۱۰) السیوطی (اسماء المدلسین: ۴۱)

(۱۱)ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۴۷) وغیرہم

ہشیم بن بشیر الواسطی

آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے راوی اور ثقہ محدث ہیں۔

امام عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں:

"قلت لهشيم :مالك تدلس وقد سمعت ؟ قال :كان كبيران يدلسان وذكر الأعمش و الثوري ..." إلخ

میں نے ہشیم سے کہا: آپ کیوں تدلیس کرتے ہیں حالانکہ آپ نے (بہت کچھ) سنا بھی ہے، توانھوں نے کہا: دو بڑے (بھی) تدلیس کرتے تھے یعنی اعمش اور (سفیان) ثوری۔

(العلل الکبیر للترمذی ج ۲ ص ۹۶۶ واسنادہ صحیح، التمہید ج ۱ ص ۳۵)

ہشیم بن بشیر کے بارے میں خطیب نے بتایا ہے کہ وہ جابر الجعفی (سخت ضعیف) سے بھی تدلیس کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۸۶، ۸۷)

فضل بن موسیٰ فرماتے ہیں: **" قيل لهشيم :مايحملك على هذا ؟ يعني التدليس ، قال :أنه أشهى شئ "**

میں نے ہشیم سے پوچھا کہ کس چیز نے آپ کو تدلیس پر آمادہ کیا ہے؟ تو انھوں نے کہا: یہ بہت مزیدار چیز ہے۔ (الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۱ واسنادہ صحیح)

اس قسم کی متعدد مثالوں کی بنیاد پر اہل الحدیث کے بڑے بڑے اماموں اور علماء نے ہشیم کو مدلس قرار دیا مثلاً:

(۱) یحییٰ بن معین (تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۴۸۸۱)

(۲) ابن عدی (الکامل ج ۷ ص ۲۵۹۸)

(۳) خطیب بغدادی (تاریخ بغداد ۸۶/۱۴)

(۴) العجلی (کتاب الثقات: ۱۹۱۲، دوسرا نسخہ ۱۷۴۵)

(۵)ابن سعد (الطبقات الکبریٰ ج ۷ص ۳۱۳، ۳۲۵)
(۶)الخلیلی (الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث ۱/۱۹۶)
(۷)ابن حبان (الثقات ج ۷ص ۵۸۷)
(۸)احمد بن حنبل (العلل ۱/۹۲ فقرہ:۳۵۳، ۱/۱۳۳ فقرہ:۶۳۰)
(۹)النسائی (سنن نسائی ج ۸ص ۳۲۱ ح ۵۶۶۸)
(۱۰)الذہبی (میزان الاعتدال ۴/۳۰۷)
(۱۱)السیوطی (اسماء من عرف بالتدلیس:۶۱)
(۱۲)بخاری (التاریخ الصغیر ۲/۲۱۱)
(۱۳)ابن المبارک (العلل الکبیر للترمذی ۲/۹۶۶ وسندہ صحیح)
(۱۴)ابومحمود المقدسی (فی قصیدتہ:۲)
(۱۵)ابن حجر العسقلانی (طبقات المدلسین:۳/۱۱۱، التقریب:۷۳۱۲)
(۱۶)العلائی (جامع التحصیل ص ۱۱۱)
(۱۷)الحاکم (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۵)
(۱۸)ابن العجمی (التبیین:۸۲)

محدثین میں ہشیم کی تدلیس کا انکار کرنے والا ایک بھی نہیں ہے۔ فیما أعلم

ابوالزبیر مکی

آپ صحیح مسلم اور سنن وغیرہ کے ثقہ راوی ہیں۔

سعید بن ابی مریم امام لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں:

" قدمت مكة فجئت أبا الزبير فرفع إلي كتابين و انقلبت بهما ، ثم قلت في نفسي :لو عاودته فسألته:أسمع هٰذا كله من جابر ؟ فقال : منه ماسمعت و منه ماحدثناه عنه ، فقلت:أعلم لي علٰى ما سمعت ،

فأعلم لي علىٰ هٰذا الذي عند ي ''

میں مکہ آیا تو ابوالزبیر کے پاس گیا۔ انھوں نے مجھے دو کتابیں دیں جنھیں لے کر میں چلا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا: اگر میں واپس جا کر ان سے پوچھ لوں کہ کیا آپ نے یہ ساری احادیث جابر سے سنی ہیں (تو کیا ہی اچھا ہو؟) [میں واپس گیا اور پوچھا] تو انھوں نے کہا: ان میں سے بعض میں نے سنی ہیں اور بعض ہم تک بذریعۂ تحدیث پہنچی ہیں، میں نے کہا: آپ نے جو سنی ہیں وہ مجھے بتا دیں، تو انھوں نے اپنی مسموع روایات بتا دیں، اور یہ میرے پاس وہی ہیں۔

(الضعفاء للعقیلی ج ۴ ص ۱۳۳، واللفظ لہ وسندہ صحیح، تہذیب الکمال للمزی مصور ج ۳ ص ۱۲۶۸، ومطبوع ۲۱۵/۱۷، سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۳۸۲ تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۹۲)

حاکم کے علاوہ تمام محدثین نے ابوالزبیر کو مدلس قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے طبقات المدلسین میں حاکم کے وہم کی تردید کر دی ہے۔ لیث بن سعد کی ابوالزبیر سے روایت مصرح بالسماع سمجھی جاتی ہے۔ اب ان محدثین میں سے بعض کے نام درج کیے جاتے ہیں جو کہ ابوالزبیر کو مدلس قرار دیتے ہیں۔

(۱) ابوزرعہ ابن العراقی (کتاب المدلسین: ۵۹)

(۲) ابن حزم اندلسی (المحلیٰ ج ۷ ص ۴۱۹، ۳۶۴، الاحکام ج ۶ ص ۱۳۵)

(۳) الذہبی (الکاشف ۸۴/۳)

(۴) ابومحمود المقدسی (فی قصیدتہ)

(۵) ابن العجمی الحلبی (التبیین ص ۵۴)

(۶) ابن حجر (التقریب: ۶۲۹۱)

(۷) السیوطی (اسماء من عرف بالتدلیس: ۵۳)

(۸) العلائی (جامع التحصیل ص ۱۰۱)

(۹) الخزرجی (الخلاصہ ص ۳۶۰)

(۱۰)ابن ناصر الدین (شذرات الذہب ج ۷ص ۱۷۵)

(۱۱)ابن الترکمانی (الجوہر النقی ج ۷ص ۲۳۷)

(۱۲)ابن القطان (نصب الرایۃ ج ۲ص ۲۷۷، اشار الیہ) وغیرہم

ان ائمۂ مسلمین کے علاوہ بھی بہت سے ثقہ راویوں کا مدلس ہونا ثابت ہے، تفصیل کے لئے کتبِ مدلسین اور کتب اصول الحدیث کی طرف مراجعت فرمائیں۔

محدثینِ کرام تدلیس کیوں کرتے تھے۔؟

اگر کوئی شخص یہ پوچھے کہ محدثینِ کرام کیوں تدلیس کرتے تھے؟ تو عرض ہے کہ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً:

① تاکہ سند عالی اور مختصر ترین ہو۔

② جس راوی کو حذف کیا گیا ہے وہ تدلیس کرنے والے کے نزدیک ثقہ وصدوق یا غیر مجروح ہے۔

③ جس راوی کو سند سے گرایا گیا ہے وہ تدلیس کرنے والے سے کم تر درجے کا ہو۔

④ شاگردوں کا امتحان مقصود ہو۔

⑤ تدلیس کرنے والا اس عمل کو معمولی اور جائز سمجھتا ہو۔

⑥ یہ ظاہر ہو کہ تدلیس کرنے والے کے بہت سے استاد ہیں۔

⑦ جس طرح عام لوگ ایک بات سن کر بلا تحقیق و بلا سند اسے بیان کر دیتے ہیں، اسی طرح کا یہ عمل ہو۔

⑧ اسے بطورِ توریہ اختیار کیا جائے۔

⑨ راوی سے بعض اوقات عدمِ احتیاط اور سہو کی وجہ سے اس کے استاد کا نام رہ جائے۔

⑩ مجروح راوی کو گرایا جائے اور یہ شدید ترین تدلیس ہے۔

ان کے علاوہ دیگر وجوہات بھی ہو سکتی ہیں جنھیں تتبع سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

خاتمۂ بحث

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس بات پر ائمۂ اہل الحدیث کا اجماع ہے کہ فن تدلیس ایک '' حقیقت والا''فن ہے اور ثقہ راویوں نے تدلیس کی ہے جس کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط نہیں ہوئی بلکہ وہ زبردست صادق اور ثقہ امام تھے۔تاہم ان کی غیر مصرح بالسماع روایات صحیحین کے علاوہ دوسری کتابوں میں ساقط الاعتبار ہیں۔

تدلیس اور فن تدلیس کو '' بے حقیقت فن'' قرار دینا صرف مسعود احمد بی ایس سی خارجی کا نرالا مذہب ہے۔(دیکھئے اصول حدیث ص۱۵)

یہ شخص اپنے خارجی بھائیوں کی طرح گناہ کبیرہ کے مرتکب کو جماعت المسلمین سے خارج سمجھتا ہے۔(دیکھئے اصول حدیث ص۱۳)

یعنی ایسا شخص اس کے نزدیک کافر ہے جو گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں خوارج اور ان کے گمراہ کن عقائد سے بچائے۔آمین

تدلیس اور اس کا حکم

تدلیس کے بارے میں علماء کے متعدد مسالک ہیں:

(۱) تدلیس انتہائی بری چیز ہے۔امام شعبہ نے کہا: '' لأن أزني أحب إلي من أن أدلّس ''،میرے نزدیک تدلیس کرنے سے زنا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(الجرح والتعدیل ۱/۱۷۳، وسندہ صحیح)

یعنی تدلیس زنا سے بڑا جرم ہے۔

اسی طرح ایک جماعت ،مثلاً ابواسامہ اور جریر بن حازم وغیرہما سے تدلیس کی سخت مذمت مروی ہے۔(الکفایہ ص۳۵۶، بأسانید صحیحۃ)

اس لئے بعض علماء کا یہ مسلک تھا کہ مدلس مجروح ہوتا ہے لہٰذا اس کی ہر روایت مردود ہے چاہے مصرح بالسماع ہی کیوں نہ ہو۔(جامع التحصیل ص۹۸)

لیکن جمہور علمائے مسلمین نے یہ مسلک رد کر دیا ہے۔ دیکھئے النکت علی ابن الصلاح (ج۲ص۶۳۳ لابن حجر) ابن الصلاح فرماتے ہیں: ''**وھٰذا من شعبة إفراط محمول علی المبالغة فی الزجر منه و التنفیر**'' شعبہ کا یہ افراط، نفرت اور مخالفت کے مبالغہ پر محمول ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح مع شرح العراقی ص۹۸)

خود امام شعبہ مدلسین کی مصرح بالسماع روایات کو مانتے تھے۔ دیکھئے یہی مضمون ص۱۲/۳۳ وغیرہ چونکہ متعدد ثقہ علماء مثلاً قتادہ، ابو اسحاق، الاعمش، الثوری اور ابو الزبیر وغیرہم سے بالتواتر تدلیس ثابت ہے (کما مر) لہٰذا ان کو مجروح قرار دے کر ان کی احادیث کو رد کرنے سے صحیحین اور صحیح حدیث کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔ پھر زنادقہ، باطنیہ اور ملاحدہ وغیرہم کے لئے تمام راستے کھلے ہیں، وہ قرآن مجید میں جو چاہیں تاویل وتحریف کریں۔ دین بازیچۂ شیاطین بن جائے گا۔ معاذ اللہ، لہٰذا یہ مسلک سرے سے ہی مردود ہے۔

(۲) تدلیس اچھی چیز اور جائز ہے۔ یہ ہشیم کا مسلک ہے۔

یہ مسلک بھی مردود ہے۔

(۳) تدلیس کرنے والا ''غش'' کا مرتکب ہے اور پوری امت کو دھوکا دیتا ہے۔ لہٰذا وہ حدیث: ((**من غشنا فلیس منا**)) (صحیح مسلم) کی رو سے جماعت المسلمین سے خارج ہو جاتا ہے۔ (اصول حدیث ص۱۳)

یہ مذہب مسعود احمد بی ایس سی خارجی کا ہے، جو قطعاً مردود ہے۔

دھوکا دینا اگرچہ سخت گناہ ہے مگر دھوکا دینے والے کو کافر قرار دینا اور جماعت المسلمین سے خارج کر دینا انتہائی غلط ہے۔

مسلمانوں کو گناہ کی وجہ سے کافر قرار دینا خارجیوں کا شعار ہے۔

(دیکھئے شرح عقیدہ طحاویہ بتحقیق احمد شاکر ص۲۶۸، بتحقیق الالبانی ص۳۵۶، الغنیۃ للشیخ عبدالقادر جیلانی ج۱ص۸۵، الفصل فی الملل والاہواء والنحل لابن حزم ج۳ص۲۲۹)

اہل السنۃ کا یہ مسلک ہے کہ ہر مرتکب کبیرہ مثلاً شرابی، زانی، غاش اور چور وغیرہ کافر

نہیں ہوتا، فاسق اور گنہگار رہوتا ہے۔اس سلسلہ میں تفصیلی دلائل کے لئے اہل السنۃ کی کتبِ عقائد کی طرف مراجعت فرمائیں۔رسول اللہ ﷺ نے ایک شرابی پرلعنت بھیجنے سے منع فرمایااورکہا:''**فو الله ماعلمت (إلا) أنه يحب الله ورسوله** ''پس اللہ کی قسم، مجھے اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے۔(صحیح البخاری: ۶۷۸۰)

(۴)جو شخص صرف ثقہ سے تدلیس کرے اس کا عنعنہ بھی مقبول ہے۔

اس سلسلہ میں صرف ایک مثال سفیان بن عیینہ کی ہے۔

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:''**وهذا ليس في الدنيا إلالسفيان بن عيينة وحده ، فإنه كان يدلس ، ولا يدلس إلا عن ثقة متقن ...**''

اس کی مثال صرف سفیان بن عیینہ ہی اکیلے ہیں۔کیونکہ آپ تدلیس کرتے تھے مگر ثقہ متقن کے علاوہ کسی دوسرے سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۱ص۹۰)

امام دارقطنی وغیرہ کا بھی یہی خیال ہے۔(سوالات الحاکم للدارقطنی ص۱۷۵)

سفیان کے اساتذہ میں محمد بن عجلان، الاعمش اور سفیان ثوری وغیرہم ہیں، اور یہ سب تدلیس کرتے تھے لہٰذا ایک محقق، امام سفیان بن عیینہ کے عنعنہ کو کس طرح آنکھیں بند کر کے قبول کرسکتا ہے؟

قارئین کی دلچسپی کے لئے سفیان کی ایک ''عن'' والی روایت پیش خدمت ہے جو کہ انتہائی ''منکر'' ہے۔

''**سفيان بن عيينة عن جامع بن أبي راشد عن أبي وائل قال قال حذيفة** '' کی سند کے ساتھ ایک حدیث میں آیا ہے:

أن رسول الله ﷺ قال:((لا إعتكاف إلا في المساجد الثلاثة ...)) إلخ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا اعتکاف (جائز) نہیں ہے......الخ

(مشکل الآثار للطحاوی ج۴ص۲۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ج۴ص۳۱۶، سیر اعلام النبلاء ج۱۵ص۸۱ سنن سعید

بن منصور بحوالہ المحلی ج ۵ ص ۱۹۵، معجم الاسماعیلی بحوالہ الانصاف ص ۳۷)

ذہبی فرماتے ہیں: ''**صحیح غریب عال**''

''**الإنصاف في أحكام الإعتكاف**'' کے مصنف علی حسن عبدالحمید الحلبی الاثری لکھتے ہیں:

''**وإسناده على شرط البخاري**'' اس کی سند بخاری کی شرط پر ہے۔ (الانصاف ص ۳۱)

تو عرض ہے کہ جب سفیان مدلس ہے تو اس کی معنعن روایت کس طرح صحیح ہو سکتی ہے اور وہ بھی امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری کی شرط پر؟ اس بات سے کون سی دلیل مانع ہے کہ ابن عیینہ نے ابو بکر الہذلی جیسے متروک یا ابن جریج جیسے ثقہ مدلس سے یہ روایت سن کر جامع بن ابی راشد کی طرف بدون تصریح سماع منسوب کر دی ہو؟ لہٰذا حلبی اثری صاحب کا اس حدیث کے دفاع میں اوراق سیاہ کرنا چنداں مفید نہیں ہے وہ سفیان کا اس روایت میں سماع ثابت کر دیں پھر سر تسلیم خم ہے۔ جب حدیث ہی صحیح نہیں تو پھر '' غریب'' اور عالی ہونا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

(۵) جو شخص کسی ضعیف یا مجہول وغیرہ سے تدلیس کرے (مثلاً سفیان ثوری اور سلیمان الاعمش وغیرہما) تو اس کی معنعن روایت مردود ہے۔

ابو بکر الصیرفی الدلائل میں کہتے ہیں: '' **كل من ظهر تدليسه عن غير الثقات لم يقبل خبره حتى يقول حدثني أو سمعت**''

ہر وہ شخص جس کی غیر ثقہ سے تدلیس ظاہر ہو اس کی صرف وہی خبر قبول کی جائے گی جس میں وہ **حدثني** یا **سمعت** کہے۔

(شرح الفیۃ العراقی بالتبصرۃ والتذکرۃ ج ۱ ص ۱۸۳، ۱۸۴)

یہی مسلک بزار وغیرہ کا بھی ہے۔ سفیان بن عیینہ کے استثنا کے علاوہ تمام مدلسین اس قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور سفیان کے بارے میں بھی مفصل تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بھی اسی طبقہ سے ہیں لہٰذا ان کا عنعنہ بھی مردود ہے۔

(۶) جس شخص کی تدلیس زیادہ ہو گی اس کی معنعن روایت ضعیف ہو گی ورنہ نہیں، یہ مسلک

امام ابن المدینی (وغیرہ) کا ہے۔(دیکھئے الکفایہ ص۳۶۲ وسندہ صحیح)
عرض ہے کہ اگر کسی شخص کا مدلس ہونا ثابت ہو جائے تو وہ کون سی دلیل ہے جس کی رو سے اس کی معنعن روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) صحیح تسلیم کر لی جائے؟ لہٰذا یہ مسلک غلط ہے۔

(۷) جو شخص ساری زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ تدلیس کرے اور یہ ثابت ہو جائے تو اس کی ہر معنعن روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) ضعیف ہوگی۔

امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں:

''ومن عرفناه دلس مرة فقد أبان لنا عورته في روايته وليست تلك العورة بكذب فنردّ بها حديثه ولا النصيحة فى الصدق فنقبل منه ماقبلنا من أهل النصيحة فى الصدق فقلنا :لا نقبل من مدلس حديثاً حتى يقول فيه حدثني أو سمعت ''

جس شخص کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے کہ اس نے صرف ایک ہی دفعہ تدلیس کی ہے تو اس کا باطن اس کی روایت پر ظاہر ہو گیا اور یہ اظہار جھوٹ نہیں ہے کہ ہم اس کی ہر حدیث رد کر دیں اور نہ خیر خواہی ہے کہ ہم اس کی ہر روایت قبول کر لیں جس طرح سچے خیر خواہوں (غیر مدلسوں) کی روایت ہم مانتے ہیں۔ پس ہم نے کہا: ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ **حدثني** یا **سمعت** نہ کہے۔(الرسالۃ ص۵۳ طامیریہ ۱۳۲۱ھ وبتحقیق احمد شاکر ص۳۸۹، ۳۸۰)

میری تحقیق کے مطابق یہ مسلک سب سے زیادہ راجح ہے۔

صحیحین اور مدلسین

صحیحین میں متعدد مدلسین کی روایات اصول وشواہد میں موجود ہیں۔ ابو محمد عبدالکریم الحلبی اپنی کتاب ''القدح المعلیٰ'' میں فرماتے ہیں:

" قال أكثر العلماء أن المعنعنات التي فى الصحيحين منزلة بمنزلة السماع" اکثر علماء کہتے ہیں کہ صحیحین کی معنعن روایات سماع کے قائم مقام ہیں۔
(التبصرة والتذكرة للعراقی ج ا ص ۱۸۶)

نووی لکھتے ہیں: "وما كان فى الصحيحين وشبههما عن المدلسين بعن محمولة علىٰ ثبوت السماع من جهة أخرىٰ"
جو کچھ صحیحین (ومثلهما) میں مدلسین سے معنعن مذکور ہے وہ دوسری اسانید میں مصرح بالسماع موجود ہے۔ (تقریب النووی مع تدریب الراوی ج ا ص ۲۳۰)

یعنی صحیحین کے مدلس راویوں کی عــــن والی روایات میں سماع کی تصریح یا متابعت صحیحین یا دوسری کتب حدیث میں ثابت ہے۔ نیز دیکھئے النکت علی ابن الصلاح للحافظ ابن حجر العسقلانی (ج ۲ ص ۶۳۶)

طبقات المدلسین

حافظ ابن حجر نے مدلسین کے جو طبقات قائم کئے ہیں وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ مثلاً سفیان ثوری کو حافظ ابن حجر نے طبقۂ ثانیہ میں درج کیا ہے اور حاکم صاحب المستدرک نے الثالثہ میں (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۵، ۱۰۶ جامع التحصیل ص ۹۹) حسن بصری کو حافظ صاحب ثانیہ میں لاتے ہیں اور العلائی ثالثہ میں (جامع التحصیل ص ۱۱۳) سلیمان الاعمش کو حافظ صاحب ثانیہ میں لائے ہیں (طبقات المدلسین ص ۶۷) اور پھر اس کی عــن والی روایت کے صحیح ہونے کا انکار بھی کیا ہے۔ (التلخیص الحبیر ج ۳ ص ۱۹)
بلکہ حق وہی ہے جو امام شافعی کے حوالے سے گزر چکا ہے۔
ہمارے نزدیک جن راویوں پر تدلیس کا الزام ہے ان کے دو طبقے ہیں:
(۱) طبقۂ اولیٰ: ان پر تدلیس کا الزام باطل ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مدلس نہیں تھے۔ مثلاً ابو قلابہ وغیرہ (دیکھئے النکت للعسقلانی ج ۲ ص ۶۳۷)

لہٰذا ان کی عن والی روایت (معاصرت ولقاء کی صورت میں) مقبول ہے۔

(۲) طبقۂ ثانیہ: وہ راوی جن پر تدلیس کا الزام ثابت ہے مثلاً قتادہ، سفیان ثوری، اعمش، ابوالزبیر، ابن جریج اور ابن عیینہ وغیرہم۔

ان کی غیر صحیحین میں ہر معنعن روایت (جس میں کہیں بھی تصریحِ سماع نہ ملے) عدمِ متابعت اور عدمِ شواہد کی صورت میں مردود ہے۔ **هٰذا ماعندي والله أعلم بالصواب**

تدلیس اور محدثینِ کرام

اب آخر میں بطورِ اختصار ان محدثین کرام کے حوالے پیشِ خدمت ہیں جنھوں نے ثقہ وصدوق راویوں کو مدلس قرار دیا ہے:

۱: شعبہ بن الحجاج البصری (متوفی ۱۶۰ھ)

" كفيتكم تدليس ثلاثة :الأعمش وأبي إسحاق وقتادة"

(مسألۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی ص ۴۷ وسندہ صحیح)

۲: ابوعاصم النبیل ضحاک بن مخلد (متوفی ۲۱۲ھ)

" نرى أن سفيان الثوري إنما دلسه عن أبي حنيفة "

(سنن الدارقطنی ۲۰۱/۳ ح ۳۴۲۳ وسندہ صحیح)

۳: ہشیم بن بشیر الواسطی (متوفی ۱۸۳ھ)

" كان كبيران يدلسان وذكر الأعمش والثوري "

(العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶/۲ وسندہ صحیح)

٤: محمد بن اسماعیل البخاری (متوفی ۲۵۶ھ)

" وكان حميد الطويل يدلس " (العلل الکبیر للترمذی ۳۷۶/۱)

٥: یحییٰ بن معین (متوفی ۲۳۳ھ)

" كان سليمان التيمي يدلس" (تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۳۶۰۰)

٦: محمد بن سعد بن منیع الہاشمی (متوفی ۲۳۰ھ)

" **هشيم بن بشير ... وكان ثقة كثير الحديث ثبتاً يدلس كثيرًا** "

(طبقات ابن سعد ۳۱۳/۷)

۷: ابوحاتم الرازی (متوفی ۲۷۷ھ)

" **الأعمش ربما دلس** " (علل الحدیث ۱۴/۱ ح ۹)

۸: احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)

" **قد دلس قوم ، وذكر الأعمش** "

(سوالات المروزی: ۱، تاریخ بغداد ۲۳۰/۱ وسندہ صحیح)

۹: محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری (متوفی ۳۱۱ھ)

" **أن الأعمش مدلس** " (کتاب التوحید لابن خزیمہ ص ۳۸)

۱۰: محمد بن حبان البستی (متوفی ۳۵۴ھ)

" **فإن قتادة ... والأعمش والثوري وهشيمًا كانوا يدلسون** "

(صحیح ابن حبان، الاحسان ۸۵/۱ دوسرا نسخہ ۱۵۴/۱)

۱۱: یعقوب بن سفیان الفارسی (متوفی ۲۷۷ھ)

"**إلا أنهما وسفيان يد لسون والتدليس من قديم**" (کتاب المعرفۃ والتاریخ ۶۳۳/۲)

" **أنهما** " **أي أبا إسحاق السبيعي والأعمش .**

۱۲: ابن عدی الجرجانی (متوفی ۳۶۵ھ)

" **ويوجدفي بعض أحاديثه منكر إذا دلس في حديثه عن غير ثقة** "

(الکامل ۲۵۹۸/۷، دوسرا نسخہ ۴۵۶/۸)

۱۳: احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی (متوفی ۲۶۱ھ)

" **هشيم بن بشير ... واسطي ثقة وكان يدلس** "

(معرفۃ الثقات: ۱۹۱۲)

١٤ : احمد بن الفرات بن خالد، ابومسعود الرازی (متوفی ٢٥٨ھ)

" **كان ابن جريج يدلسها عن أبراهيم بن أبي يحيٰى** "

(سوالات البرذعی ص ٧٤٣)

١٥ : ابونعیم الفضل بن دکین الکوفی (متوفی ٢١٨ھ)

" **وكان سفيان إذا تحدث عن عمرو بن مرة بما سمع يقول :حدثنا وأخبرنا ، وإذا دلس عنه يقول:قال عمرو بن مرة** "

(تاریخ دمشق لابی زرعۃ الدمشقی:١١٩٣ وسندہ صحیح)

١٦ : محمد بن فضیل بن غزوان (متوفی ١٩٥ھ)

" **كان المغيرة يدلس فكنا لا نكتب عنه إلاما قال حدثنا إبراهيم** "

(مسند علی بن الجعد ١/٤٣٠ ح ٦٦٣ وسندہ حسن، دوسرا نسخہ:٦٤٤)

١٧ : علی بن عمر الدارقطنی (متوفی ٣٨٥ھ)

" **وقتادة مدلس** " (الالزامات والتتبع ص ٢٦٣)

١٨ : ابوعبداللہ الحاکم النیسابوری (متوفی ٤٠٥ھ)

" **... قتادة علىٰ علو قدره يدلس** " (المستدرک ١/٢٣٣ ح ٨٥١)

١٩ : ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی (متوفی ٣٠٣ھ)

" **وهشيم بن بشير كان يدلس** " (السنن المجتبیٰ ٨/٣٢١ ح ٥٦٨٩)

٢٠ : عبداللہ بن المبارک المروزی (متوفی ١٨١ھ)

قال:" قلت لهشيم مالك تدلس وقد سمعت ؟ " إلخ

آپ تدلیس کیوں کرتے ہیں اور آپ نے (بہت سی حدیثیں) سنی ہیں؟

(العلل الکبیر للترمذی ٢/٩٦٦ وسندہ صحیح)

٢١ : ابن حزم اندلسی (متوفی ٤٥٦ھ)

" **لأن أبا الزبير مدلس** " (المحلی ٧/٣٦٤ مسألۃ:٩٧٥)

٢٢: ابو یعلیٰ الخلیلی (متوفی ٤٤٦ھ)

" **هشيم ... وكان يدلس** " (الارشاد ج ١ ص ١٩٦)

٢٣: حافظ ذہبی (متوفی ٧٤٨ھ)

" **قتادة بن دعامة السدوسي حافظ ثقة ثبت لكنه مدلس** "

(میزان الاعتدال ٣/٣٨٥)

٢٤: احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی (متوفی ٣٢١ھ)

" **وهٰذا الحديث أيضًا لم يسمعه الزهري من عروة ، إنما دلس به** "

(شرح معانی الآثار ١/٢٧)

٢٥: خطیب بغدادی (متوفی ٤٦٣ھ)

" **لم يثبت من أمر ابن الباغندي مايعاب به سوى التدلس ورأيت كافة شيوخنا يحتجون بحديثه ويخرجونه فى الصحيح** "

(تاریخ بغداد ٣/٢١٣ ت ١٢٥٨)

٢٦: احمد بن الحسین البیہقی (متوفی ٤٥٨ھ)

" **وهٰذا الحديث أحد ما يخاف أن يكون من تدليسات محمد بن إسحاق بن يسار ...** " (السنن الکبریٰ ١/٣٨)

٢٧: الضیاء المقدسی (متوفی ٦٤٣ھ)

" **ولعل ابن عيينة ... أويكون دلسه** " (المختارة ١٠/١٧٢)

٢٨: ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الملک عرف ابن القطان الفاسی (متوفی ٦٢٨ھ)

" **و معنعن الأعمش عُرضة لتبين الإنقطاع فإنه مدلس** "

(بیان الوہم والایہام ٢/٤٣٥ ح ٤٤١)

٢٩: ابو الفضل عبد الرحیم بن الحسین العراقی (متوفی ٨٠٦ھ)

" **تدليس الإسناد ... كالأعمش** " (الفیۃ العراقی ص ٣١، فتح المغیث ١/١٧٩)

۳۰: ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم العراقی (متوفی ۸۲۶ھ)
" كتاب المدلسين " مطبوع ہے۔
۳۱: اسماعیل بن کثیر الدمشقی (متوفی ۷۷۴ھ)
" والتدليس ... كالسفيانين والأعمش ... "
(اختصار علوم الحدیث ۱/۱۷۴ النوع ۱۲)
۳۲: صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی (متوفی ۷۶۱ھ)
"فمن عرف بالتدليس عن الضعفاء كإبن إسحاق وبقية وأمثالهما لم يحتج من حديثه إلا بما قال فيه حدثنا وسمعت وهذا هو الراجح"
(جامع التحصیل ص ۸۰)
۳۳: السبط ابن العجمی (متوفی ۸۴۱ھ)
کتاب ''التبيين لأسماء المدلسين''مطبوع ہے۔
۳۴: ابن حجر العسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ)
طبقات المدلسین (تعریف اہل التقدیس) مطبوع ہے۔
۳۵: ابومحمود المقدسی (متوفی ۷۶۵ھ)
قصیدۃ المقدسی فی المدلسین (مطبوع ہے۔)
۳۶: یحییٰ بن شرف النووی (متوفی ۶۷۶ھ)
" والأعمش مدلس" (شرح صحیح مسلم، درسی نسخہ ج ۱ ص ۷۲ تحت ح ۱۰۹، دوسرا نسخہ ۲/۱۱۹)
۳۷: بدرالدین محمود العینی (متوفی ۸۵۵ھ)
" سفيان .... كان يدلس " (عمدۃ القاری ۱/۲۲۳)
۳۸: ابن الترکمانی (متوفی ۷۴۵ھ)
" الثوري مدلس وقد عنعن " (الجوہر النقی ۸/۲۶۲)
۳۹: ابن ماکولا، حافظ علی بن ہبۃ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ)

'' وكان الخطيب ربما دلسه '' (الاکمال ۷/ ۱۱۷)

٤٠: ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ)

'' وبقية كان يدلس '' (العلل المتناہیۃ ۱/ ۴۴ ح ۴۱)

یہ چالیس حوالے اہلِ حدیث اور غیر اہلِ حدیث علماء کے ہیں جن کے نزدیک بعض ثقہ وصدوق راوی مدلس بھی ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے علماء مثلاً کرمانی، قسطلانی، ابن الصلاح، خزرجی اور سیوطی وغیرہ نے راویوں کو مدلس کہا ہے لہٰذا اس پر اجماع ہے کہ فن تدلیس ایک حقیقت ہے اور ثقہ وصدوق راوی کذاب نہیں ہوتا بلکہ اس کی مصرح بالسماع روایت صحیح وحجت ہوتی ہے۔ والحمدللہ

تنبیہ: تدریب الراوی للسیوطی (۱/ ۱۹۲) میں ''محمد بن رافع عن أبي عامر '' والاقول: ''سفیان ثوری تدلیس نہیں کرتے تھے۔'' بحوالہ المدخل للبیہقی لکھا ہوا ہے۔

المدخل للبیہقی کا جو حصہ مطبوع ہے، اس میں یہ قول مجھے نہیں ملا۔

محمد بن رافع النیسابوری رحمہ اللہ ۲۴۵ھ میں فوت ہوئے اور امام بیہقی رحمہ اللہ ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ دونوں کی وفات میں ۱۳۹ سال کا فاصلہ ہے۔ امام بیہقی سے لے کر امام محمد بن رافع تک متصل سند معلوم نہیں ہے۔ جب تک اس قول کی صحیح سند پیش نہیں کی جائے گی، اس سے استدلال مردود ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں:

''اور بے سند بات حجت نہیں ہوسکتی۔'' (احسن الکلام طبع دوم ج ۱ ص ۳۲۷)

اس بے سند قول کے برعکس ائمۂ محدثین سے متواتر ثابت ہے کہ (امام) سفیان ثوری رحمہ اللہ مدلس تھے۔

راقم الحروف نے ''نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین'' میں ثابت کیا ہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو حافظ ابن حجر کا طبقۂ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے بلکہ صحیح یہی ہے کہ وہ حافظ ابن حجر کی تقسیم کے مطابق طبقۂ ثالثہ میں سے ہیں۔ (دیکھئے طبع جدید ص ۱۳۸)

وما علينا إلا البلاغ (۲۷ نومبر ۱۹۹۴ء طبعہ جدیدہ ۲۷ نومبر ۲۰۰۶ء)